حاشیہ شرح قصیدہ نور
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ
مصنف
مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
باہتمام
محمد اویس رضا قادری
قطب مدینہ پبلشرز

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حاشیہ شرح قصیدۂ نور

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنّت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

نوری اشعار

از

عارف باللہ امام الاولیاء حضرت مولانا جلال الدین عرف مولانا رُومی قدس سرہ العزیز

اسم نور جسم نور و جان نور	☆☆	ذکر نور و فکر نورو عرفان نور
اکل نور و شرب نور وخواب نور	☆☆	باز گویم اهل بیت و اصحاب نور
اهل نور و بیت نور وبلد کرد	☆☆	جا ئیکه آمد محمد کرد نور

حاشیہ قصیدئہ نور کا پس منظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد! فقیر اُویسی غفرلہ کی تصانیف کی اشاعت کا نمبر ۲ ہے۔ سب سے پہلے رسالہ ’’کارآمد مسئلے‘‘ ہے جس کی اشاعت دوم

کے لئے عزیزم حاجی محمد اسلم اویسی قادری کو بھیجا گیا ہے اور یہ حاشیہ بھی ان کی طلب پر بھیجا جا رہا ہے لیکن الحمدللہ فقیر نے قصیدۂ نور کی ضخیم شرح حدائق بخشش جلد نمبر ۱۳ لکھی جو اس حاشیہ کی اشاعت سے امید ہے پہلے منظر عام پر آجائے گی لیکن حاشیہ نور تصنیف اویسی غفرلہ بطور تبرک شائع کیا جا رہا ہے اسی لئے سالم قصیدہ مع حاشیہ پر فقیر نے نظر ثانی کے وقت کچھ اضافے کئے ہیں تاکہ قارئین کے لئے حاشیہ ایک مفید مضمون ثابت ہو۔

﴿مقدمہ﴾

حضور سرور عالم ﷺ بشکل بشر نور ہیں اس کے بیشمار دلائل ہیں اس کے بیشمار دلائل میں سے یہاں صرف دو دلیلیں حاضر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "کسوت حسن یوسف من نور الکرسی و کسوت نور وجھک من نور عرشی" میں نے یوسف کو نور کرسی سے لباسِ حُسن پہنایا اور آپ کے چہرۂ انور کو اپنے عرش کے نور سے منور کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "مارأیت شیأ احسن من رسول اللہ ﷺ کان الشمس تجری فی وجھہ" میں نے کسی شے کو زیادہ حسین وخوبصورت رسول اللہ ﷺ سے نہ دیکھا گویا کہ حضور کے چہرۂ انور میں آفتاب سیر کر رہا ہے۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مارأیت رجلاً یا انساناً نہ فرمایا تاکہ غایت حُسن وجمال محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ ہو جائے کہ حضور کا حُسن وجمال تمام دنیا کی چیزوں پر فائق تھا تمام اشیاء ان کے جمال کے روبرو ہیچ تھیں۔

آپ کے نوری بشر ہونے کی ایک دلیل آپ کے جسم انور سے عطر سے زیادہ خوشبو کا مہکنا بھی ہے چنانچہ صحابہ کی یہ بات شاہد ہے ہر صحابی کا دعویٰ تھا کہ "میں حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا یا میرا بدن آپ کے ساتھ مَس کرتا تو میں اس کا اثر بعد میں اپنے ہاتھوں میں پاتا کہ وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔" (زرقانی مع المواھب، ج ۱ص ۱۳۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً علی رسولہ الکریم

صبح طیبہ[1] میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا	صدقہ لینے نُور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سُہانا پُھول پُھولا نور کا	مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا	بارہ برجوں سے جھکا اِک اِک ستارہ نور کا

ان کے قصرِ قدر سے خلد[2] ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہ والا نور کا
یہ مُثمّن برج وہ مشکوئے[3] اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا تیرا[4] دے ڈال صدقہ نور کا

تیری ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا ابرو ہے کعبہ نور کا

پشت پر ڈھلکا[5] سرِ انور سے شملہ[6] نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ[7] نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول[8] بالا نور کا

بینیٔ پُر نور پر رخشاں ہے بُکّہ نور کا
ہے لواء الحمد پر اُڑتا پھریرا[9] نور کا

مصحفِ عارض پہ ہے خطِ شفیعہ نور کا
لو سیاہ کارو مبارک ہو قبالہ[10] نور کا

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لمعہ نور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض سے تھراتا[11] ہے شعلہ نور کا
کفشِ پا پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمع دل مشکوٰۃ[12] تن سینہ زجاجہ[13] نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا تیرے سجدے سے سیما نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسریٰ کا دولھا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بَر میں شھانہ نور کا

بزمِ وحدت میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اکہ نور کا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا نور کا

یہ کتابِ کُن میں آیا طرفہ آیہ نور کا
غیر قائل کچھ نہ سمجھا کوئی معنیٰ نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
من رای[14] کیسا؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ کو دھڑکا[15] نور کا

پڑتی ہے نوری بھرن[16] اُمڈا[17] ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر آتا ہے اہلا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

نسخ ادیاں کرکے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کرلیا کچّا علاقہ نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑ[18] نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اُس میں توڑا[19] نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ[20] نور کا
ماہِ نو طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ[21] نور کا

یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغہ نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا
نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزمِ حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ[22] سے ہے ہالہ[23] نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین جوڑا نور کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیسا وہ تڑکا نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا[24] نور کا

تم مقابل تھے تو پھر کیوں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چُھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

قبرِ انور کہئے یا قصرِ معلّیٰ نور کا
چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قُبہ نور کا

آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضعِ واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جُملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا — بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

سرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال — ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا نور کا

تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول [۲۵] — نو بہاریں لائیگا گرمی کا جھلکا نور کا

ذرے مہرِ قدس تک تیرے توسط سے گئے — حدِ اوسط نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پا بوسِ براق — پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تابِ سُم سے چوندھیا کر چاند اُنھیں قدموں پھرا — ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوہ [۲۶] نور کا

دیدِ نقشِ سُم کو نکلی سات پردوں سے نگاہ — پتلیاں بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکسِ سُم نے چاند سورج کو لگائے چار چاند [۲۷] — پڑ گیا سیم و زرِ گردوں پہ سکہ نور کا

چاند [۲۸] جھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں — کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک — حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیما نور کا

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں — خطِ توام میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

کٓ گیسو ہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ — کٓہٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضاؔ یہ احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے — ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

حواشی

۱ بفتح اول وسکون یا وفتح ہا مدینہ منورہ کا نام ہے۔

۲ بالضم نام بہشت ۱۲ ع

۳ بالضم میم وکاف وواؤ مجہول بمعنی مجازی حرم سرائے امراء وملوک ۱۲ ع

۴ یہ لفظ ہندی ہے اس کا معنی دوگنا، بیش، دُہرا۔

۵ ڈھلکنا کی بمعنی ہے یعنی اُوپر سے نیچے آنا۔

۶ شملہ بمعنی پگڑی کا طرہ۔

۷ بکسر اول وتخفیف میم اول بمعنی رستا۔

۸ بمعنی بات بڑی ہونا ہر دلعزیز ہونا، اقبال یاوری ہونا، ترقی دولت وجاہ ہونا، شہرت زیادہ ہونا، بہت نام ہونا، عزت وتوقیر بڑھنا۔

۹ جھنڈا۔

۱۰ چراغ دان، وہ بڑا طاق جس میں چراغ رکھتے ہیں۔

۱۱ شیشہ شیشے کی قندیل ہے۔

۱۲ اشارہ ہے حدیثِ صحیح۔

۱۳ دل کی دھڑکن خوف واندیشہ۔

۱۴ بمعنی زور کی بارش بکثرت مینہ۔

۱۵ جوش پر آیا بھر آیا، گھر آیا، جمع ہوا، چڑھا۔

۱۶ بمعنی تھیلی۔

۱۷ بمعنی کمی۔

۱۸ پیالہ

۱۹ عہد نامہ۔

۲۰ دوپٹہ دوشالا۔

۲۱ چاند کے گرد کا کنڈل۔

۲۲ علی الصبح ،نور کا تڑکا اور مغرب کی سیاہی۔

۲۳ ایک پھول ،گل نیلوفر۔

۲۴ لغتہً چھیل دینے والا۔

۲۵ مجازاً شعبدہ باز۔طلسم دکھانے والا۔

۲۶ عزت اور رونق بڑھائی۔

۲۷ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ السلام گہوارہ مبارکہ میں جس طرف انگلی کا اشارہ فرماتے چاند ادھر چلا جاتا۔

حسن اتفاق یا کرامت اعلیٰ حضرت

حاشیہ قصیدۂ نور فقیر نے شوق سے چھاپ تو لیا لیکن اہلسنّت کی بے حسّی اور طباعت وکتابت اور کاغذ ناقص کی بے کسی سے مایوسی چھاگئی نہ صرف مایوسی بلکہ لینے کے دینے پڑ گئے ۔لیکن فضل ربانی نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے صدقے غیبی مدد فرمائی کہ فقیر حیران رہ گیا اور تا حال ورطۂ حیرت میں ہوں کہ یارب تو اپنے پیارے بندوں کے طفیل کس طرح نوازتا ہے۔

ہوا یوں کہ قصیدۂ نور کو روزنامہ جنگ اخبار لاہور کو تبصرہ کے لئے بھیج دیا۔

حامد آباد ضلع رحیم یار خان کا ایسا ویران سا گاؤں ہے کہ جہاں شناسا لوگ بھی یہاں آنے سے گھبراتے تھے۔فقیر نے ایسے دیہات میں ڈیرہ جما رکھا تھا۔تدریسی وتصنیفی اور نشر واشاعت کے تنگ ماحول کے باوجود اخبار جنگ نے قصیدۂ نور شریف کی دعوت مطالعہ شائع کردی حالانکہ فقیر نہ اخبار کے مالک سے شناسا اور نہ کسی نمائندہ سے تعلق یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہی متصور ہوسکتی ہے کہ ایک ماہ بعد فقیر کو جنرل ڈاکخانہ جات کی اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کو کسی صاحب نے مغربی ممالک سے تیس پونڈ بھجوائے ہیں خود آکر وصول کریں۔اور ساتھ ہی ایک لفافہ تفصیلی خط پونڈ بھیجنے والے کا موصول ہوا کہ یہ پونڈ قصیدۂ نور شریف کی اشاعت کا انعام ہے۔اور آئندہ کے لئے دعوت دی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کسی تصنیف کو

شائع کرنا ہے تو آگاہ کیجئے تا کہ مزید پونڈ بھیجوں۔افسوس کہ فقیر کے کارندۂ مکتبہ اویسیہ نے وہ خط ضائع کر دیا اور پونڈ بھی ہمارے مرکزی ڈاکخانہ اللہ آباد تحصیل لیاقت پور سے واپس لاہور چلے گئے اور لکھ دیا گیا کہ وصول کنندہ گمنام ہے۔فقیر کو پھر ایک ماہ بعد اللہ آباد کے پوسٹ ماسٹر صاحب نے معذرت کے ساتھ کہا کہ آپ لاہور کے جنرل ڈاکخانہ جات کی طرف رجوع کریں۔فقیر کا ایک دوست لاہور میں بڑا افسر مقیم تھا۔اسے صورت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے اپنے اثر ورسوخ سے مذکورہ پونڈ وصول کروا کر فقیر کو حامد آباد کے پتہ پر روانہ کئے۔میں نے یہ ماجرا دیکھ کر بے ساختہ ہو کر پڑھا ؎

مردے باید کہ ہراسان شود ☆☆☆ مشکلے نیست کہ آسان شود

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔پاکستان۔۹صفر المظفر ۱۴۲۴ھ